فتاویٰ امن پوری (قسط ⑥)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: غیر کتابیہ کافرہ عورت سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: ناجائز و حرام ہے۔

سوال: بیوی کا شوہر سے یہ کہنا کہ میرا تم سے کوئی رشتہ نہیں، تو کیا اس سے نکاح پر اثر پڑتا ہے؟

جواب: اس سے نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

سوال: کتنی بار دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے؟

جواب: کم از پانچ بار دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے۔

سوال: منگنی کے بعد لڑکے اور لڑکی کی آپس میں بلا تکلف اور بلا حجاب ملاقاتوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: جائز نہیں، کیونکہ منگنی نکاح نہیں ہے۔

سوال: شوہر لاپتہ تھا، وفات کی خبر سنی، عدت گزار کر دوسرا نکاح کر لیا، پھر پہلا شوہر واپس آ گیا، اب کیا ہوگا؟

جواب: دوسرے نکاح کے بعد پہلا شوہر واپس آ گیا اور دوسرے شوہر نے خلوت اختیار نہیں کی، تو بیوی پہلے کے پاس جائے گی۔ اگر دوسرے شوہر نے تعلق قائم کر لیا، تو پہلا شوہر بغیر طلاق لیے اسے اپنے پاس لا سکتا ہے، لیکن تعلق قائم کرنے کے لیے ایک حیض تک انتظار کرے گا۔ اگر پہلا خاوند واپس نہ لانا چاہے، تو دوسرے خاوند سے حق مہر وصول کر لے۔

(سوال): عورت عدالت جاتی ہے کہ وہ شوہر سے طلاق لینا چاہتی ہے، شوہر عدالت میں حاضر نہیں ہوتا، جج ان دونوں کے درمیان علیحدگی کا فیصلہ کر دیتا ہے، کیا یہ طلاق ہے؟

(جواب): طلاق شوہر کا وظیفہ ہے۔ جج کو کسی کی بیوی اس سے علیحدہ کرنے کا اختیار نہیں۔

(سوال): اگر کوئی شوہر بیوی کو تین بار لکھ کر دے: ''طاق دیا ہوں۔'' نیت طلاق کی ہو، تو کیا طلاق واقع ہو گی؟

(جواب): نیت کا اعتبار ہوگا، لہٰذا طلاق واقع ہو جائے گی۔

(سوال): خلع طلاق ہے یا فسخ؟

(جواب): خلع فسخ نکاح ہے۔ اس کی عدت ایک ماہ ہے۔

(سوال): نکاح ہوا، رخصتی نہیں ہوئی، شوہر کا انتقال ہو گیا، کیا عدت ہو گی؟

(جواب): عدت نہیں ہو گی۔ اس پر قرآن کریم اور اجماع امت دلیل ہیں۔

(سوال): کیا ہبہ کی صورت میں مساوات ہو گی؟

(جواب): ہبہ میں بیٹوں اور بیٹیوں کا برابر حصہ ہے۔

(سوال): قسطوں پر اشیا کی خرید و فروخت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جائز ہے، بشرطیکہ اسی وقت اسے اس چیز کا مالک بنا دے۔

(سوال): غیر صحابی کے نام کے ساتھ ''رضی اللہ عنہ'' کہنا یا لکھنا کیسا ہے؟

(جواب): ائمہ و محدثین نے ''رضی اللہ عنہ'' صحابی کا شعار بنایا ہے، لہٰذا کسی اور کے نام کے ساتھ بطور اصطلاح ''رضی اللہ عنہ'' لکھنا یا پڑھنا درست نہیں۔ البتہ بطور دعا کسی بھی مسلمان کے لیے کہا جا سکتا ہے۔

(سوال): مصنوعی طریقہ تولید کا کیا حکم ہے؟

(جواب): مصنوعی طریقہ تولید کی دور حاضر میں سات صورتیں ہیں ؛

① شوہر اور غیر عورت کا مادہ تولید لے کر بیوی کی رحم میں رکھا جائے۔

② غیر مرد اور بیوی کا مادہ تولید بیوی کی رحم میں رکھا جائے۔

③ شوہر اور بیوی کا مادہ تولید لے کر کسی غیر عورت کے رحم میں رکھا جائے۔

④ غیر مرد اور غیر عورت کا مادہ تولید لے کر بیوی کی رحم میں رکھا جائے۔

⑤ شوہر اور بیوی کا مادہ تولید لے کر دوسری بیوی کی رحم میں رکھا جائے۔

⑥ شوہر اور بیوی کا مادۂ تولید افزائش کے لئے ٹیوب میں رکھا جائے، اس کے بعد بیوی کے رحم میں منتقل کر دیا جائے۔ رحم مادر میں ارتقائی مراحل سے گزرے اور بچہ پیدا ہو جائے، اس طریقہ تولید کو طبی اصطلاح میں (Test tube fertilization) کہا جاتا ہے۔

⑦ شوہر کا مادہ تولید سرنج کے ذریعہ بیوی کی رحم تک پہنچا دیا جائے۔

پہلی پانچ صورتیں ناجائز اور حرام ہیں۔ ان میں کئی شرعی قباحتیں موجود ہیں۔

آخری دو صورتیں کو مرض اور عذر کی بنا پر بالکل درست اور جائز تسلیم کیا گیا ہے۔ بچہ باپ کا جزو ہوتا ہے۔ لیکن باپ کی طرف نسبت کے لئے شرط ہے کہ نکاح شرعی کے بعد تعلق قائم ہو، یہی وجہ ہے کہ بیوی کی ناجائز اولاد زانی یا خاوند کی طرف منسوب نہیں ہوتی۔ گویا دو جہ سے بچے کی نسبت باپ کی طرف ہو سکتی ہے۔

① وجود کا حصہ ہونا

② نکاح شرعی کے بعد تعلق قائم ہونا

اس سائنسی طریقہ علاج میں یہ دونوں وجوہات بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں، لہٰذا اس سے پیدا ہونے والی اولاد کی نسبت ماں باپ کی طرف درست ہو گی۔

مناسب ہوگا کہ مسئلہ رضاعت کو اس کی دلیل بنالیا جائے، رضاعت کے رشتے دودھ کی وجہ سے ثابت ہوتے ہیں، بچہ ایک عورت کا دودھ پیتا ہے اور وہ بچے کا جزو بدن بنتا ہے، اس دودھ میں رضاعی باپ کے اجزاء بھی شامل ہوتے ہیں، اسی لئے باپ کی طرف بھی نسبت رضاعت قائم ہو جاتی ہے۔ یعنی وہ رضاعی باپ بن جاتا ہے۔

بے بی ٹیسٹ ٹیوب جو کہ ایک انسان کا اپنا نطفہ ہے اور بچے نے پرورش بھی اس کی بیوی کے رحم میں پائی ہے، شریعت کی دونوں قیود نکاح شرعی اور ماں باپ کے وجود کا حصہ ہونا، اس میں موجود ہیں، لہٰذا اس طریقہ میں کوئی قباحت نہیں۔

طریقہ علاج توقیفی نہیں ہوتا، جو بھی بہتر ہو اپنایا جا سکتا ہے، بشرطیکہ اصول شریعت سے متصادم نہ ہو، ٹیسٹ ٹیوب بے بی چوں کہ اصول شریعت سے ممنوع نہیں لہٰذا اس سے پیدا ہونے والا بچہ حلال اور صحیح النسب ہوگا۔

سوال: کھانے پر فاتحہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: بدعت ہے۔ اسلاف امت ایسا نہیں کرتے تھے۔

سوال: مشینی ذبیحہ کے متعلق کیا کہتے ہیں؟

جواب: مشینی ذبیحہ حلال ہے، بشرطیکہ دم مسفوح بہہ جائے۔ مشین کا بٹن دباتے وقت بسم اللہ واللہ اکبر پڑھ لیا جائے، جب تک مشین چلتی رہے گی، تمام جانوروں کے ذبح کے لیے کافی ہے۔ جو جانور کرنٹ کے ذریعہ سے مار دیے جاتے ہیں، بے شک ان پر اللہ کا نام لیا جائے، وہ حرام ہیں، کیونکہ یہ جھٹکا ہے، اسلامی طریقہ کے مطابق ذبح نہیں۔

سوال: کسی مزار پر چادر چڑھانے یا دھاگا باندھنے کی نذر ماننا کیسا ہے؟

جواب: مزاروں پر چادریں چڑھانا یا دھاگے باندھنا گناہ کبیرہ ہے۔ گناہ کی نذر جائز نہیں۔ اسے پورا نہیں کیا جا سکتا۔

(سوال): ربیع الاول کے مہینہ میں جگہ جگہ چراغاں کرنا کیسا ہے؟

(جواب): نوے فیصد چراغاں چوری کی بجلی سے کیا جاتا ہے۔ یہ گناہ ہے۔ نیز چراغاں کرنا مجوسیوں سے مشابہت ہے اور بدعت کی حوصلہ افزائی ہے۔

(سوال): خون یا پیشاب سے سورت فاتحہ لکھنے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): خون اور پیشاب سے سورت فاتحہ یا کوئی سورت لکھنا قرآن کی توہین ہے۔ یہ کوئی طریقہ علاج نہیں ہے۔

(سوال): رجب کے کونڈوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

(جواب): اگر تو یہ کونڈے جعفر صادق رحمہ اللہ کے نام فاتحہ کے لیے دیے جاتے ہیں، تو یہ بدعت ہے، کافر قوموں کی نقالی ہے۔ اور اگر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے یوم وفات کی خوشی میں دیے جاتے ہیں، تو کفر ہے۔

(سوال): اجتماعی قرآن خوانی کا کیا حکم ہے؟

(جواب): ثابت نہیں۔

(سوال): یہ کہنا کہ ''جس کا پیر نہ ہو، اس کا پیر شیطان ہوتا ہے'' کیسا ہے؟

(جواب): پیر یا مرشد صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کرنے والے کو کہتے ہیں۔ علمائے حق سے تعلق رکھنا بہت ضروری ہے۔ اہل علم کے ذریعہ عام لوگ کئی گمراہیوں اور فتنوں سے بچ سکتے ہیں، دوسرے لفظوں میں متقی و پرہیزگار علمائے حق کو پیر و مرشد بنانا جائز ہے۔

مگر صوفیا کے ہاں جو پیر و مرشد ہوتے ہیں، وہ گمراہ باطنی صوفیا ہیں، ان کا اپنا پیر شیطان ہوتا ہے، یہ لوگوں کو بدعقیدگی، بے دینی، گمراہی اور بدعملی کی طرف لگاتے ہیں۔ ان کو پیر و مرشد ماننا بہت بڑی ضلالت و رسوائی ہے۔

لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ علمائے حق کے ساتھ رہیں، ان سے سیکھیں اور عمل کریں۔ بے دین اور ملحد فکر صوفیا سے بچ کر رہیں، کہ یہ شیطان کے دوست ہیں۔

سوال: کیا ممنوعہ اوقات میں قرآن کریم کی تلاوت کی جا سکتی ہے؟

جواب: کی جا سکتی ہے۔ یہ ممنوعہ اوقات صرف مطلق نفل نماز کے لیے ہیں، ان میں سببی نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

سوال: کیا نومسلم بالغ کا ختنہ کیا جائے گا؟

جواب: نومسلم بالغ کے لیے ختنہ کی کوئی ضرورت نہیں۔

سوال: ماں باپ کی قدم بوسی کا کیا حکم ہے؟

جواب: ماں باپ کی دست بوسی جائز ہے، قدم بوسی پر کوئی دلیل نہیں، لہٰذا یہ ایسی تعظیم ہے، جس پر اللہ نے کوئی برہان نہیں اُتاری۔

سوال: بعض لوگ ماں باپ کی قبر کو چومتے ہیں، ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: قبر بوسی عیسائیوں کا طریقہ ہے۔ اس میں غلو ہے، جو کہ ممنوع ہے، لہٰذا قبر بوسی ناجائز و حرام ہے۔

سوال: پیدائش کے وقت عقیقہ نہ کر سکے، تو بعد میں کیا جا سکتا ہے؟

جواب: عقیقہ پیدائش کے ساتویں دن کا عمل ہے۔ ساتویں دن کے بعد عقیقہ نہیں۔ اس کا حکم قربانی والا ہے۔ قربانی بھی مخصوص دنوں میں مشروع ہے۔ اسی طرح عقیقہ بھی مخصوص دن میں مشروع ہے۔ چودھویں اور اکیسویں دن کے متعلق روایت ضعیف ہے۔

سوال: کیا نبی کریم ﷺ نے بعد از بعثت عقیقہ کیا تھا؟

جواب: نبی کریم ﷺ سے اپنا عقیقہ کرنا ثابت نہیں۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعثت کے بعد اپنا عقیقہ کیا۔''

(المُعجم الأوسط للطبراني : 994)

روایت ضعیف ہے۔ یہ عبداللہ بن المثنی بن انس کی ''منکر'' روایات میں سے ہے۔

❁ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اسے ''منکر'' کہا ہے۔

(زاد المعاد لابن القيم : 332/2)

❁ حافظ بیہقی رحمہ اللہ نے اسے ''منکر'' کہا ہے۔

(السنن الكبرىٰ : 300/9)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ نے ''باطل'' کہا ہے۔

(المجموع شرح المهذب : 431/8)

اس کی دوسری سند (مصنف عبدالرزاق: ۷۹۶۰) میں عبداللہ بن محرر سخت ''ضعیف ومتروک'' ہے، نیز قتادہ کی تدلیس بھی ہے۔

تیسری سند (الافراد لابن شاہین: ۳۰) میں عبداللہ بن واقد حرانی ''متروک'' ہے، نیز قتادہ کی تدلیس ہے، اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ ''رحیم'' ہے، تو اپنے بندوں کو آگ میں کیوں ڈالے گا؟

جواب: دنیا دار العمل ہے۔ آخرت دار الجزاء ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لائے اور عمل صالح نہ کمائے، اس کی سزا جہنم ہے۔ یہ قرآن کا فیصلہ ہے۔ اس کا جہنم میں جانا اللہ تعالیٰ کے رحیم ہونے کے منافی نہیں، کیونکہ جہنم میں جانا اس کا استحقاق ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نیکوکاروں اور بدکاروں دونوں کو ہی جنت میں بھیج دے، تو عدل وانصاف کے خلاف ہے۔ لہٰذا عدل کا تقاضا ہے کہ دونوں کی جزا بھی مختلف ہو۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے

لیے رحیم ہوگا، جو رحمت کے مستحق ہیں اور وہ اہل ایمان ہیں۔

سوال: گمشدہ چیز کے لیے ﴿إِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ﴾ کا ورد کرنا کیسا ہے؟

جواب: درست نہیں، سنت کے مطابق ''اناللہ وانا الیہ راجعون'' پڑھنا چاہیے۔

سوال: برسی پر کھانا پکا کر تقسیم کرنا کیسا ہے؟

جواب: برسی کا اسلام میں وجود نہیں۔ اس موقع پر خاص کر کے کھانا پکانا اور غریبوں میں تقسیم کرنا ثابت نہیں، لہٰذا یہ ایجادِ دین ہے۔

سوال: کیا رزق میں برکت کے لیے دعا کی جائے گی؟

جواب: رزق کی برکت کے لیے دعا کرنا جائز ہے۔ اگر چہ اللہ تعالیٰ نے پیدائش سے پہلے ہی رزق لکھ دیا ہے، مگر اس کی برکت اور بڑھوتری کے لیے دعا کرنا بھی تقدیر میں لکھا گیا ہے۔ ویسے بھی بندے کا وظیفہ دعا کرنا ہے، دینا یا نہ دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔

سوال: بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ رزق میں برکت کے لیے پانچ سو بار ''لاحول ولا قوۃ الا باللہ'' پڑھیں اور اس کے اول آخر سو سو مرتبہ درود پڑھیں، کیا یہ درست ہے؟

جواب: اگر چہ یہ ذکر اور درود کارِ ثواب ہے، مگر اس مقصد کے لیے ایسا کرنا درست نہیں، کیونکہ اس پر دلیل قائم نہیں۔ رزق کی کشادگی کے لیے استغفار سب سے بہتر عمل ہے۔

سوال: کسی انسان کی وفات پر پھلوں کے ٹکڑے کر کے ان پر فاتحہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: جائز نہیں۔ یہ محض شکم پروری کے بہانے ہیں۔

سوال: بلی گاڑی کے نیچے آ کر مر گئی، اس پر کیا کفارہ ہے؟

جواب: کوئی کفارہ نہیں۔

سوال: شوہر والدین سے ملنے نہیں دیتا، تو اس کی اجازت کے بغیر مل سکتی ہوں؟

(جواب): بغیر کسی معقول وجہ کے شوہر کا والدین سے نہ ملنے دینا جائز نہیں۔ اگر شوہر کی اجازت کے بغیر والدین سے ملاقات کر لے، تو یہ حکم عدولی نہ ہوگی۔

(سوال): بعض لوگ کسی کے دل میں نرمی لانے کے لیے یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ کا وظیفہ کرتے ہیں، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(جواب): ثابت نہیں۔

(سوال): مکہ یا مدینہ کے کبوتروں کو دانا ڈالنا کیسا ہے؟

(جواب): ہر ذی روح پر رحم کرنا چاہیے۔ مگر مکہ یا مدینہ میں کبوتروں کو ایک خاص نظریے سے دانا ڈالا جاتا ہے، مگر کئی لوگ عازمین حج وعمرہ کو پیسے دیتے ہیں کہ میری طرف سے کبوتروں کو اتنے اتنے کا دانا ڈال دینا، پس پردہ عجیب سے نظریات ہوتے ہیں، تو ایسی صورت میں کبوتروں کو دانا ڈالنا درست نہیں۔

(سوال): بعض لوگ نہروں یا دریاؤں میں گوشت یا دانا ڈالتے ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ تو ہم پرستی ہے۔ اس کے پیچھے بھی کئی عجیب وغریب نظریات ہوتے ہیں۔ کئی لوگوں کو ان کے پیروں نے حکم دیا ہوتا ہے کہ آپ فلاں دریا یا نہر میں فلاں کنارے پر، فلاں دن، فلاں وقت، فلاں چیز پھینک کر آئیں، آپ کا کام ہو جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب باطل نظریات ہیں، اسلام ان کی تائید نہیں کرتا۔

(سوال): اگر کسی نے مذاق میں اپنے دوست کو کہہ دیا کہ ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بندے! تو جتنا کھالے، تیرا قد نہیں بڑھے گا، اتنا ہی رہے گا۔'' کیا یہ کلمہ کفر ہے اور اس سے نکاح پر کچھ اثر پڑے گا؟

(جواب): اللہ تعالیٰ کا ادب چاہیے، ایسی باتیں مذاق میں بھی جائز نہیں ہیں۔ اللہ

تعالیٰ کا مذاق اڑانا اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کسی مخلوق کا مذاق اڑانے میں فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ کا مذاق کفر ہے اور اللہ کا نام لے کر مخلوق کا مذاق اڑانا حرام ہے۔ مذکورہ صورت حال میں بھی اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے متعلق ایسی بات کہہ دی، جو اللہ تعالیٰ کی بات نہیں۔ یہ بات مذاق ہے، اس کا علم اسے خود بھی ہے اور سننے والے کو بھی ہے۔ گو کہ ایسا کرنا شرعاً سخت حرام ہے، مگر یہ اللہ تعالیٰ پر افترا نہیں ہے۔ اس لیے اسے کلمہ کفر کہنا مشکل ہے، مگر سخت گناہ ہے، جس کے لیے توبہ ضروری ہے۔ اس سے نکاح پر کچھ اثر نہیں۔

سوال: سیدنا آدم علیہ السلام کے متعلق یہ کہنا کہ ''بڑے بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے۔'' عزت سے نکلنا تھا، لیکن اللہ کی ناراضگی کے ساتھ نکلے۔'' کیسا ہے؟

جواب: سیدنا آدم علیہ السلام کی خطا جنت سے نکلنے کا باعث بنی۔ چونکہ مسئلہ تقدیر کا تھا، اس لیے آدم علیہ السلام کو ملامت نہیں کیا جا سکتا۔ پھر یہ کہنا کہ آدم علیہ السلام عزت کے ساتھ نہیں نکلے، توہین ہے۔ انبیائے کرام کی توہین کفر ہے۔ اگر کسی سے ایسے جملے کا صدور لاشعوری میں ہو گیا، تو اس پر توبہ لازم ہے۔ اگر اتمام حجت کے بعد وہ اس جملے پر قائم ہے، تو یہ کفر ہے۔

سوال: کیا وضو میں کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا فرض ہے؟

جواب: قرآن کی رو سے وضو میں چہرہ دھونا فرض ہے۔ کلی اور ناک میں پانی چڑھانا بھی چہرہ دھونے میں شامل ہیں، لہٰذا یہ دونوں عمل فرض ہیں۔

سوال: اذان کے بعد پہلے دعا پڑھی جائے یا درود؟

جواب: پہلے درود پڑھ لیں، بعد میں دعا پڑھے۔ حدیث میں یہی ترتیب ہے۔

سوال: اذان سے پہلے یا بعد بآواز بلند درود و سلام پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: درود و سلام پڑھنا باعث اجر و ثواب ہے۔ مگر کسی موقع یا وقت کے ساتھ

خاص کر کے مخصوص ہیئت سے درود وسلام پڑھنا محتاج دلیل ہے۔ اذان سے پہلے یا بعد باآواز بلند درود پڑھنا بے ثبوت ہے، لہٰذا جائز نہیں۔

(سوال): کیا نبی کریم ﷺ نے خود کبھی اذان کہی ہے؟

(جواب): نبی کریم ﷺ کا خود اذان کہنا ثابت نہیں۔ اس حوالہ سے ایک روایت سنن ترمذی (۴۱۱) وغیرہ میں آتی ہے۔ اس کی سند سخت ضعیف ہے۔ عمرو بن عثمان بن یعلی اور ان کا والد دونوں مجہول ہیں۔ مسند احمد (۴۶۳/۴) میں یہی روایت اسی سند سے ان الفاظ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کہنے کا حکم دیا۔

(سوال): جو مریض جمعہ کے لیے حاضر نہیں ہوسکتا، وہ نماز ظہر کب ادا کرے گا؟

(جواب): جو شخص جمعہ کے لیے حاضر نہیں ہوسکتا۔ اسے چاہیے کہ سورج ڈھلتے ہی ظہر ادا کرلے۔

(سوال): میت کی طرف سے قربانی کا کیا حکم ہے؟

(جواب): میت کی طرف سے قربانی کرنا ثابت نہیں۔

(سوال): نماز کے سجدوں کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(جواب): نماز کے دونوں سجدے فرض ہیں۔

(سوال): ایک مسجد میں امام فرسٹ فلور پر جماعت کرا رہا ہوتا ہے اور بعض مقتدی گراؤنڈ فلور میں اقتدا کر رہے ہوتے ہیں، کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟

(جواب): جی درست ہے۔

(سوال): کمر میں تکلیف ہے، زمین پر سجدہ نہیں کرسکتا، کیا لکڑی کے ٹیبل پر سجدہ کرسکتا ہوں؟

(جواب): محض تکلف ہے۔ اسے چاہیے کہ اشارہ سے سجدہ کرے۔

(سوال): قعدہ اولیٰ بھول کر کھڑا ہو گیا، تو کیا کرے گا؟

(جواب): نماز جاری رکھے اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کر لے۔

(سوال): ایک مسجد میں تراویح کی دو جماعتیں ہو سکتی ہیں؟

(جواب): ایک مسجد میں تراویح کی کئی جماعتیں ہو سکتی ہیں۔

(سوال): ایک شخص دوسرے شہر میں ملازمت کرتا ہے، چھ دن وہاں رہتا ہے اور چھٹی والے دن گھر واپس آ جاتا ہے، کیا وہ نماز قصر کرے گا، یا پوری پڑھے گا؟

(جواب): اس کی دو اقامت گاہیں ہیں؛ ایک عارضی اور ایک مستقل۔ لہٰذا وہ نماز پوری پڑھے گا، قصر نہیں کرے گا۔

(سوال): ایک ڈرائیور یا سیل مین روزانہ دوسرے شہر جاتے ہیں، وہ ایک شہر سے دوسرے شہر آتے جاتے رہتے ہیں، کیا وہ قصر کرتے رہیں؟

(جواب): وہ قصر کر سکتے ہیں۔ دو نمازیں جمع بھی کر سکتے ہیں۔ البتہ اگر جماعت پاتے ہیں، تو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ان کے لیے واجب ہے۔

(سوال): کم از کم کتنی مسافت پر قصر ہے؟

(جواب): قصر کے لیے کم سے کم مسافت مقرر نہیں۔ جسے عرفاً وشرعاً سفر کہا جائے، اس میں قصر کر سکتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے ایمان پر چھوڑا ہے کہ وہ اس سے ڈر کر اس کے احکام کس طرح اپناتے ہیں۔ جیسے مریض کے لیے روزہ چھوڑنے میں مرض کی کوئی حد مقرر نہیں، وہ اپنے ایمان کے بل بوتے پر فیصلہ کرے گا کہ آیا اس کا مرض روزہ رکھنے میں مانع ہے، یا نہیں۔ اسی طرح سفر ہے۔